باب

قصیدہ بُردہ شریف

عربی قصائد میں سے قصیدہ بُردہ شریف بہت مشہور ہے قصیدہ کے معنی مدح سرائی اور تعریف کرنے کے ہیں بردہ کے معنی دھاری دار چادر کے ہیں اس قصیدے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مختلف انداز میں تعریف کی گئی ہے اس لیے اسے قصیدہ بردہ شریف کہا جاتا ہے اس قصیدہ کے مصنف حضرت امام شرف الدین محمد بن سعید بوصیری ہیں جو اپنے زمانے کے عاشق رسول تھے ان کا یہ قصیدہ بھی عشق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندہ جاوید ثبوت ہے۔ جوانی کے عالم میں وہ امراء اور سلاطین کے قصیدے لکھتے رہے مگر بعد میں اسے ترک کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی میں مشغول ہو گئے ایک دفعہ آپ پر اچانک فالج ہو گیا علاج معالجہ کیا مگر کچھ بھی افاقہ نہ ہوا۔ بیماری جب طول پکڑ گئی تو دوست احباب سب ساتھ چھوڑ گئے حتیٰ کہ عزیز و اقارب تک بیزار ہو گئے آخر ایک روز ان کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کیوں نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دُعا مانگی جائے چنانچہ اس نے نہایت ہی بے بسی کی حالت میں یہ نعتیہ قصیدہ کہا اور بارگاہ رسالت میں عقیدت مندی کے پھول پیش کیے اور پھر کچھ عرصہ تک یہی قصیدہ پڑھتے رہتے حتیٰ کہ ایک روز روتے روتے سو گئے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی آپ نے امام بوصیری کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو جب امام بوصیری بیدار ہوئے تو انہوں نے محسوس کیا کہ بالکل تندرست ہو گئے ہیں اور ان کا مرض جاتا رہا۔ یہ قصیدہ ۶۶۰ھ میں لکھا گیا تھا اور صدیاں گزرنے کے بعد بھی آج تک بالکل ایسے ہی محسوس ہوتا ہے کہ جیسا کہ ابھی ابھی لکھا گیا ہے۔

اس قصیدہ میں ایک طرح کے درود شریف جیسی خصوصیات ہیں لہٰذا جو شخص اسے خلوص دل سے پڑھتا رہے اس میں عشق رسول پیدا ہو جاتا ہے اس کی دینی و دنیاوی حاجات پوری ہو جاتی ہیں روز محشر میں حضور کی شفاعت ہوگی۔ قصیدہ بردہ شریف کے اشعار حسب ذیل ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُنْشِی الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٖ ثُمَّ الصَّلٰوةُ عَلَی الْمُخْتَارِ فِی الْقِدَمٖ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمٖ

اَمِنْ تَذَكُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٖ
مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُّقْلَةٍ بِدَمٖ

۱ ذی سلم کے ہمسائیگان کی یاد میں تیری آنکھوں سے آنسو بھر رہے ہیں جن میں خون ملا ہوا ہے
جو برابر رواں دواں ہیں

اَمْ هَبَّتِ الرِّیْحُ مِنْ تِلْقَآءِ كَاظِمَةٍ
اَوْ اَوْمَضَ الْبَرْقُ فِی الظَّلْمَآءِ مِنْ اِضَمٖ

۲ کاظمہ یعنی مدینہ منورہ کی طرف سے دلکش ہوا چل پڑی ہے یا اندھیری رات کوہ اضم سے بجلی
چمکی ہے۔

فَمَا لِعَیْنَیْكَ اِنْ قُلْتَ اكْفُفَا هَمَتَا
وَمَا لِقَلْبِكَ اِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ یَهِمٖ

۳ تیری آنکھوں کو کیا ہوا کہ تو انہیں آنسو روکنے کے لیے کہتا ہے مگر وہ بے اختیار آنسو بہائے جا رہی ہیں
ایسے ہی تیرے دل کو کیا ہوا وہ سنبھلنے کی بجائے اور غمناک ہو رہا ہے۔

أَيَحْسَبُ الصَّبُّ أَنَّ الْحُبَّ مُنْكَتِمٌ
مَا بَيْنَ مُنْسَجِمٍ مِّنْهُ وَمُضْطَرِمٖ

۴ کیا محبت میں رونے والا عاشق یہ خیال کرتا ہے کہ بہتے ہوئے آنسوؤں اور سوختہ دل کی آڑ میں اس کی
محبت کا راز چھپ جائے گا ہرگز اس طرح چھپ نہیں سکتا۔

لَوْلَا الْهَوٰى لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلٰى طَلَلٍ
وَّلَآ أَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمٖ

۵ اگر تو حضور ﷺ کا عاشق نہیں تو پھر کھنڈرات یعنی مکہ مکرمہ کے آثارات پر کیوں آنسو بہا رہا ہے۔
ایسے ہی محبت میں درخت بان اور کوہ اضم کی یاد میں کیوں راتوں کو جاگتا رہتا ہے۔

فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ
بِهٖ عَلَيْكَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمٖ

۶ تیری محبت پر تیرے آنسو اور تیری بیماری گواہی دے رہی ہے یہ دونوں سچے اور پکے گواہ
ہیں تو پھر تو اپنے عشق سے کس طرح انکار کر سکتا ہے۔

وَأَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّيْ عَبْرَةٍ وَّضَنًى
مِثْلَ الْبَهَارِ عَلٰى خَدَّيْكَ وَالْعَنَمٖ

۷ اور درد محبت نے تیرے رخساروں پر آنسو اور لاغری کے باعث زرد گلاب اور گلنار کی مانند
دو غم کے نمایاں آثار پیدا کر دیئے ہیں۔

نَعَمْ سَرٰى طَيْفُ مَنْ أَهْوٰى فَأَرَّقَنِيْ
وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْأَلَمٖ

۸ رات مجھے محبوب کا خیال آ گیا جس کے باعث میں رات بھر جاگتا رہا اہل محبت دنیاوی لذت
کو غم کے باعث فنا کر دیتی ہے یا اس میں مل ہو جاتی ہے۔

يَا لَائِمِي فِي الْهَوَى الْعُذْرِيِّ مَعْذِرَةً

مِنِّيْ إِلَيْكَ وَلَوْ أَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

۹ اے میرے عشق پر ملامت کرنے والے میرا عشق بنی عذرا کے دیوانوں جیسا ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا
لہٰذا میری معذرت قبول کیجئے اور اگر تو انصاف کرتا تو مجھے ملامت نہ کرتا۔

عَدَتْكَ حَالِيَ سِرِّيْ بِمُسْتَتِرٍ

عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَائِيْ بِمُنْحَسِمِ

۱۰ میرے عشق کا تذکرہ دوسروں تک بھی پہنچ چکا ہے اب تو نہ تو میرا راز محبت چھپ سکتا ہے
اور نہ میرا مرض رفع ہو سکتا ہے۔

مَحَّضْتَنِي النُّصْحَ لٰكِنْ لَسْتُ أَسْمَعُهُ

إِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِيْ صَمَمِ

۱۱ اے نصیحت کرنے والے بے شک تو خلوص سے مجھے نصیحت کرتا ہے لیکن میں اسے قطعاً نہیں سنتا ہوں
کیونکہ عاشق ملامت کرنے والوں کی ملامت سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔

إِنِّي اتَّهَمْتُ نَصِيحَ الشَّيْبِ فِيْ عَذَلِيْ

وَالشَّيْبُ أَبْعَدُ فِيْ نُصْحٍ مِّنَ التُّهَمِ

۱۲ اے ناصح ہر چند کہ میں پند پیری کو بھی اپنی ملامت کے بارے میں مورد الزام ٹھہرا چکا ہوں حالانکہ
پیری نصیحت کرنے کے اعتبار سے تہمت کا الزام لگنے سے بہت دور ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِی فِی مَنْعِ ھَوَی النَّفْسِ

فَاِنَّ اَمَّارَتِیْ بِالسُّوْٓءِ مَا اتَّعَظَتْ
مِنْ جَھْلِھَا بِنَذِیْرِ الشَّیْبِ وَالْھَرَمِ

۱۳ بلاشبہ میرے نفس امارہ نے جو مجھے برائی کی دعوت دیتا رہتا ہے۔ نے اپنی نادانی سے ڈرانے والے بڑھاپے کی نصیحت کو قبول نہ کیا۔

وَلَآ اَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِیْلِ قِرٰی
ضَیْفٍ اَلَمَّ بِرَاْسِیْ غَیْرَ مُحْتَشِمِ

۱۴ اور اس مہمان کے لیے جو اچانک میرے سر پر آگیا میرے نفس امارہ نے نیک عملوں سے اس کی کوئی مہمان نوازی نہ کی۔

لَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ اَنِّیْ مَا اُوَقِّرُہٗ
کَتَمْتُ سِرًّا بَدَا لِیْ مِنْہُ بِالْکَتَمِ

۱۵ اگر میں جانتا ہوتا کہ میں اس مہمان کی عزت نہیں کروں گا تو میں اس راز پیری کو یعنی سفید بالوں کو وسمہ میں چھپا لیتا۔

مَنْ لِّیْ بِرَدِّ جِمَاحٍ مِّنْ غَوَایَتِھَا
کَمَا یُرَدُّ جِمَاحُ الْخَیْلِ بِاللُّجُمِ

۱۶ کون ہے جو میرے گمراہ نفس کو سرکشی سے روک سکے۔ جیسے کہ سرکش گھوڑوں کو لگام ڈالنے سے روکا جاتا ہے۔

فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِیْ کَسْرَ شَهْوَتِهَا
إِنَّ الطَّعَامَ یُقَوِّیْ شَهْوَةَ النَّهِمِ

۱۷ سرکش نفس کی خواہشات کو گناہوں سے ختم کرنے کا ارادہ مت کر کیوں کہ کھانا زیادہ کھانے والے کی خواہش کو مزید کھانے کا عادی بنا دیتا ہے۔

وَالنَّفْسُ کَالطِّفْلِ إِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلٰی
حُبِّ الرِّضَاعِ وَإِنْ تَفْطِمْهُ یَنْفَطِمِ

۱۸ نفس کی مثال دودھ پینے والے بچے کی طرح ہے جسے دودھ پینے پر کھلی چھٹی دے دی جائے تو وہ دودھ کی محبت ہی میں جوان ہوگا اور اگر اسے دودھ چھڑا دیا جائے تو وہ چھوڑ دے گا۔

فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ أَنْ تُوَلِّیَهُ
إِنَّ الْهَوٰی مَا تَوَلّٰی یُصْمِ أَوْ یَصِمِ

۱۹ پس نفس کو اپنی خواہش سے روک لے اور خوب باخبر رہو کہیں تو اسے اپنا حاکم نہ بنائے کیونکہ خواہش نفس جس پر غلبہ پاتی ہے تو اسے ہلاک کر دیتی ہے یا کاہل بنا دیتی ہے۔

وَرَاعِهَا وَهِیَ فِی الْأَعْمَالِ سَائِمَةٌ
وَإِنْ هِیَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعٰی فَلَا تُسِمِ

۲۰ اپنے نفس کی پوری طرح حفاظت کر جبکہ وہ اعمال میں چر رہا ہو اور اگر وہ اس چراگاہ کو اچھا تصور کرنے لگے تو مت چرنے دے۔

کَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةً لِّلْمَرْءِ قَاتِلَةً
مِنْ حَیْثُ لَمْ یَدْرِ أَنَّ السَّمَّ فِی الدَّسَمِ

۲۱ نفس کبھی بری لذتوں کو خوشنما کر کے پیش کرتا ہے جو اس کے لیے نقصان دہ ہوتی ہیں وہ نہیں جانتا کہ بعض وقت مزے دار کھانے میں بھی زہر ملا ہوتا ہے۔

وَاخْشَ الدَّسَائِسَ مِنْ جُوْعٍ وَّمِنْ شِبَعٍ
فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِّنَ التُّخَمِ

۲۲ فاقہ مستی اور پیٹ بھر کر کھانے کے خفیہ نقصان سے ڈرتا رہ کیونکہ بعض وقت بھوک پیٹ بھر کر کھانے سے زیادہ بُرے اثرات پیدا کرتی ہے۔

وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَأَتْ
مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

۲۳ اپنی آنکھوں کو جو فتنۂ نظر میں مبتلا ہیں خوب رو رو کر پاکیزہ کرے اور گناہوں پر نادم ہو کر توبہ کرے پھر اس توبہ پر قائم ہو جا۔

وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا
وَإِنْ هُمَا مَحَّضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

۲۴ نفس اور شیطان کی ہر بات مخالفت کر اور ان کے کہنے پر بالکل نہ چل اگر وہ بطریق اخلاص بھی کوئی نصیحت کریں تو بھی انہیں جھوٹا خیال کر۔

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَّلَا حَكَمًا
فَأَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

۲۵ ان دونوں یعنی نفس اور شیطان کی کسی حالت میں بھی اطاعت نہ کر خواہ وہ مخالفت کریں یا عادل بن کر انصاف کریں ان کے مکر و فریب سے خوب باخبر رہ۔

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ
لَقَدْ نَسَبْتُ بِهٖ نَسْلًا لِّذِيْ عُقُمِ

۲۶ بے عمل گفتگو سے میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں کیونکہ بے عمل قول کہنا یہ مشابہ بانجھ عورت کی طرف اولاد منسوب کرنا ہے۔

أَمَرْتُكَ الْخَيْرَ لٰكِنْ مَّا ائْتَمَرْتُ بِهٖ
وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِيْ لَكَ اسْتَقِمِ

۲۷ دوسروں کو نیکی کا حکم دیتا ہوں لیکن میں خود اس پر عمل نہیں کرتا تو جب میں خود سیدھے راستے پر نہیں چلتا
تو میرا یہ کہنا کہ تو سیدھی راہ پر چل آخر تجھ پر کیسے اثر انداز ہو سکتا ہے۔

وَلَا تَزَوَّدْتُ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً
وَلَمْ اُصَلِّ سِوٰى فَرْضٍ وَّلَمْ اَصُمِ

۲۸ میں نے موت سے پہلے نفل عبادت کا کچھ بھی زادِ راہ تیار نہیں کیا نہ میں نے فرضی نماز کے علاوہ نفلی نماز پڑھی
اور نہ میں نے فرضی روزے کے علاوہ نفلی روزے رکھے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ مَدْحِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ اَحْیَ الظَّلَامَ اِلٰی
اَنِ اشْتَكَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَّرَمِ

۲۹ ہائے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع نہیں کی کہ ان کی عبادت کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے
اندھیری رات میں اتنی عبادت کی کہ آپ کے دونوں پاؤں مبارک متورم ہو گئے۔

وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ اَحْشَاءَهٗ وَطَوٰى
تَحْتَ الْحِجَارَةِ كَشْحًا مُّتْرَفَ الْاَدَمِ

۳۰ وہ ذاتِ اقدس جس نے بھوک کی شدت کے باعث اپنے پیٹ کو کسا اور اپنے نازک پیٹ
پر پتھر باندھ لیا۔

وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ
عَنْ نَفْسِهٖ فَاَرَاهَا اَيَّمَا شَمَمِ

٢١ سونے کے بلند پہاڑوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پھسلانے کی کوشش کی مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے استغنا کا مظاہرہ کیا اور ان کی التجا کی پروا نہ کی۔

وَاَكَّدَتْ زُهْدَهٗ فِيْهَا ضَرُوْرَتُهٗ
اِنَّ الضَّرُوْرَةَ لَا تَعْدُوْا عَلَى الْعِصَمِ

٢٢ اور دنیاوی احتیاج نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زہد و تقویٰ کو اور بھی مضبوط کر دیا بے شک دنیا
کی ضرورتیں درجات عصمت پر غلبہ نہیں پا سکتیں۔

وَكَيْفَ تَدْعُوْا اِلَى الدُّنْيَا ضَرُوْرَةُ مَنْ
لَوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

٢٣ دنیا کی ضرورت ایسی ہستی کو کس طرح اپنی طرف مائل کر سکتی تھی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر
آپ نہ ہوتے تو دنیا عدم سے وجود میں نہ آتی۔

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

٢٤ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون و مکان اور انس و جان کے سردار ہیں اور آپ دونوں فریقین یعنی
عرب و عجم کے بھی سردار ہیں۔

نَبِيُّنَا الْاٰمِرُ النَّاهِيْ فَلَآ اَحَدٌ
اَبَرَّ فِيْ قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

٢٥ ہمارے نبی اوامر و نواہی کا حکم دینے والے ہیں اور ان سے بڑھ کر کوئی راست گو نہیں کسی
سوال کا جواب دینے میں آپ سے بڑھ کر کوئی صادق نہیں خواہ وہ ہاں میں ہو یا نفی میں ہو۔

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِىْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

۳۶ آپ اللہ تعالیٰ کے ایسے محبوب ہیں کہ ہر قسم کی مصیبت اور خطرے میں ان کی شفاعت کی امید کی جا سکتی ہے۔

دَعَا اِلَى اللّٰهِ فَالْمُسْتَمْسِكُوْنَ بِهٖ
مُسْتَمْسِكُوْنَ بِحَبْلٍ غَيْرِ مُنْفَصِمِ

۳۷ آپ نے لوگوں کو دعوت دی کہ اللہ کے دین کی طرف آؤ۔ پس جن لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو قبول کر لیا۔ تو وہ ایسی رسی کو تھامنے والے ہیں کہ جو کبھی ٹوٹنے والی نہیں ہے۔

فَاقَ النَّبِيّٖنَ فِىْ خَلْقٍ وَّفِىْ خُلُقٍ
وَلَمْ يُدَانُوْهُ فِىْ عِلْمٍ وَّلَا كَرَمِ

۳۸ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صورت اور کردار کے اعتبار سے تمام انبیاء پر فوقیت رکھتے ہیں اور کوئی دوسرا نبی آپ کے مقام اور علم پر نہیں پہنچ سکا۔

وَكُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ

۳۹ تمام انبیاء حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دریائے معرفت اور رحمت کی بارش سے ایک چلو یا ایک قطرہ حاصل کرنے کی التماس کرتے ہیں۔

وَوَاقِفُوْنَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمِ
مِنْ نُّقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

۴۰ تمام انبیاء حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں اپنے اپنے مقام پر کھڑے ہیں اور سب آپ کی کتاب علم میں سے ایک نقطے اور کتاب حکم میں سے اعراب کی سی حیثیت رکھتے ہیں۔

فَهُوَ الَّذِی تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهُ
ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِیْبًا بَارِئُ النَّسَمِ

۴۱ پس آپ کی ذاتِ اقدس وہ ہے جن کی سیرت مکمل ہو گئی ہے پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا حبیب بنا کر مقامِ محبوبیت عطا فرما دیا ہے۔

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِیْكٍ فِیْ مَحَاسِنِهٖ
فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِیْهِ غَیْرُ مُنْقَسِمِ

۴۲ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن جامع اور منزہ ہیں کہ ان میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہو سکتا پس جو حسن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے وہ تقسیم ہونے والا نہیں ہے۔

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰی فِیْ نَبِیِّهِمِ
وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِیْهِ وَاحْتَكِمِ

۴۳ عیسائیوں نے اپنے نبی کے بارے میں جو دعویٰ کیا ہے چھوڑ دیجئے باقی جو تمہارے دل میں آئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرو اور اپنے طریقے سے مدح سرائی کرو۔

فَانْسُبْ اِلٰی ذَاتِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ
وَانْسُبْ اِلٰی قَدْرِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمِ

۴۴ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی کے متعلق جو چاہیں نسبت قائم کریں اور آپ کے قدر کے متعلق جو عظمت منسوب کرنا چاہیں کریں۔

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَیْسَ لَهٗ
حَدٌّ فَیُعْرِبَ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمِ۔

۴۵ پس بے شک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کی کوئی حد نہیں کہ کوئی بولنے والا اپنی زبان سے آپ کی فضیلت بیان کر سکے۔

لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَهُ اٰيَاتُهُ عِظَمًا
اَحْيَا اسْمُهُ حِيْنَ يُدْعٰى دَارِسَ الرِّمَمِ

۴۶ بارگاہ رب العزت میں حضور کا وہ مرتبہ ہے کہ اگر اس مرتبہ کے مطابق معجزات دیئے جاتے تو معجزات
کی یہ حد ہوتی کہ جب کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک بوسیدہ ہڈیوں پر پڑھا جاتا تو وہ زندہ ہو جاتیں۔

لَمْ يَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْيَا الْعُقُوْلُ بِهٖ
حِرْصًا عَلَيْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَهِمِ

۴۷ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شفقت کی بنا پر ہمیں ایسی چیزوں سے نہیں آزمایا کہ جن سے لوگ حیران
ہو جاتے ہیں اس لیے نہ ہم شک اور وہم میں پڑے اور نہ حیرت زدہ ہوئے۔

اَعْيَا الْوَرٰى فَهْمُ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرٰى
لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْفَحِمِ

۴۸ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فہم کے کمالات نے سب کو ہیچ کر دیا پس کوئی شخص جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے قریب ہو یا دور ہو پس وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات بیان کرنے میں عاجز ہے۔

كَالشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بُعُدٍ
صَغِيْرَةً وَّتُكِلُّ الطَّرْفَ مِنْ اَمَمِ

۴۹ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سورج کی طرح ہیں جو دور سے چھوٹا سا نظر آتا ہے مگر نزدیک سے
آنکھ کو عاجز کر دیتا ہے۔

وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيْقَتَهُ
قَوْمٌ نِيَامٌ تَسَلَّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمِ

۵۰ اور وہ لوگ سمجھدار نہیں وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت سے محروم رہ کر اپنے خواب و
خیال میں گم ہیں وہ اس دنیا میں حضور کی حقیقت کو کیسے پا سکتے ہیں۔

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ اَنَّهٗ بَشَرٌ
وَّاَنَّهٗ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

۵۱ پس ہمارے علم کی انتہا یہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اعلیٰ بشر ہیں مگر حقیقت میں
وہ ساری مخلوق سے افضل ہیں۔

وَكُلُّ اٰيٍ اَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا
فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِهٖ بِهِمِ

۵۲ اور ہر طرح کا معجزہ جو آپ سے پہلے ہر نبی کو ملا وہ درحقیقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور
ہی سے ملا ہے۔

فَاِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا
يُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

۵۳ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مثل آفتاب ہیں اور دوسرے انبیاء کرام ستاروں کی مانند ہیں۔ اور
آفتاب لوگوں کے لیے اندھیرے میں اپنے انوار ظاہر کر رہا ہے۔

حَتّٰى اِذَا طَلَعَتْ فِي الْكَوْنِ عَمَّ هُدَا
هَا الْعٰلَمِيْنَ وَاَحْيَتْ سَائِرَ الْاُمَمِ

۵۴ یہاں تک کہ جب یہ آفتاب خوب کمال کی حد تک روشن ہوا تو اس کی روشنی تمام دنیا میں پھیل
گئی اور اس نے گروہوں کو زندہ کر دیا۔

اَكْرِمْ بِخَلْقِ نَبِيٍّ زَانَهٗ خُلُقٌ
بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

۵۵ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کیسی عزت والی ہے کہ آپ کے اخلاق نے اسے اور بھی دوبالا
کر دیا ہے آپ حسن رخ زیبا میں صاحب بشارت ہیں۔

كَالزَّهْرِ فِي تَرَفٍ وَّالْبَدْرِ فِي شَرَفٍ
وَالْبَحْرِ فِي كَرَمٍ وَّالدَّهْرِ فِي هِمَمِ

۵۶ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تازگی میں شگوفہ بزرگی میں چودھویں رات کا چاند سخاوت میں دریا اور
ہمت میں بلند دہر کی طرح ہیں۔

كَأَنَّهٗ وَهُوَ فَرْدٌ فِي جَلَالَتِهٖ
فِي عَسْكَرٍ حِيْنَ تَلْقَاهُ وَفِي حَشَمِ

۵۷ گویا کہ آپ اپنے جمال و جلال میں یکتا ہیں جب کبھی تو حضور کو اکیلا دیکھے گا تو تجھے ایسا معلوم ہوگا۔
کہ آپ کے ساتھ بڑے غلام اور سپاہیوں کا لشکر ہے۔

كَأَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُوْنُ فِي صَدَفٍ
مِنْ مَعْدِنَيْ مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَمُبْتَسَمِ

۵۸ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بولنے کی طاقت ایک خزانہ ہے اور آپ کے تبسم فرمانے کی طاقت دوسرا خزانہ ہے
جب ان دونوں خزانوں سے کوئی بات نکلتی ہے تو وہ اس موتی کی مانند ہے جو سیپ میں چھپا ہوا ہوتا ہے۔

لَا طِيْبَ يَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ أَعْظُمَهٗ
طُوْبٰى لِمُنْتَشِقٍ مِّنْهُ وَمُلْتَثِمِ

۵۹ کوئی خوشبو اس خاک کے برابر نہیں ہو سکتی جس نے آپ کے جسم اطہر کو اپنے اندر چھپایا ہوا
ہے یعنی روضہ اطہر کی خاک ہر قسم کی مٹی سے افضل ہے۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِیْ مَوْلِدِہٖ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

اَبَانَ مَوْلِدُہٗ عَنْ طِیْبِ عُنْصُرِہٖ
یَا طِیْبَ مُبْتَدَاٍ مِّنْہُ وَ مُخْتَتَمٖ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ولادت نے بسبب حضور کی پاکی کے پاکیزگی طبع کو ظاہر کر دیا کتنا پاک و
۶۰ پاکیزہ آپ کا آغاز ہے اور ایسے ہی آپ کا اختتام پاکیزہ ہے۔

یَوْمٌ تَفَرَّسَ فِیْہِ الْفُرْسُ اَنَّھُمْ
قَدْ اُنْذِرُوْ بِحُلُوْلِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمٖ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا دن وہ دن تھا جب اہل فارس نے اپنی فراست سے یہ معلوم کر لیا کہ
۶۱ وہ عنقریب سختی اور عذاب کے نزول سے ڈرائے جائیں گے یعنی ان پر تنگی اور عذاب نازل ہوگا۔

وَبَاتَ اِیْوَانُ کِسْرٰی وَھُوَ مُنْصَدِعٌ
کَشَمْلِ اَصْحَابِ کِسْرٰی غَیْرَ مُلْتَئِمٖ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے دن کسریٰ کا محل ایسے پاش پاش ہوگیا جیسے نوشیرواں
۶۲ کا لشکر تتر بتر ہوگیا اور پھر وہ کبھی اکٹھا نہ ہو سکا۔

وَالنَّارُ خَامِدَۃُ الْاَنْفَاسِ مِنْ اَسَفٍ
عَلَیْہِ وَالنَّھْرُ سَاھِیَ الْعَیْنِ مِنْ سَدَمٖ

آتش کدہ ایران کی آگ اور اس کے شعلے ہمیشہ کے لیے ٹھنڈے ہوگئے اور شرفرات بسبب
۶۳ شرمندگی اپنی اصل جگہ بدل گئی اور دوسری جگہ پہ بہنے لگی ۔

وَسَآءَ سَاوَةَ اَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا
وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِيْنَ ظَمِيْ

٦٤ ساوہ کے رہنے والے لوگ اس وجہ سے غم زدہ ہوگئے کہ ان کا بحیرہ ساوہ خشک ہوگیا اور اس
بحیرے پر آنے والا تشنہ اور ناکام واپس لوٹا دیا گیا۔

كَاَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَآءِ مِنْ بَلَلٍ
حُزْنًا وَّبِالْمَآءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمٖ

٦٥ گویا آگ میں غم کی وجہ سے پانی کی سی خاصیت یعنی تری پیدا ہوگئی اور پانی میں آگ کی سی
خاصیت یعنی تپش پیدا ہوگئی۔

وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالْاَنْوَارُ سَاطِعَةٌ
وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَّعْنًى وَّمِنْ كَلِمٖ

٦٦ حضور کی پیدائش کے وقت جنات آپ کی نبوت پر شہادت دے رہے ہیں اور آپ کی نبوت
کے انوار چمک رہے ہیں اور حقیقت باتوں اور شہادتوں سے ظاہر ہو رہی تھی۔

عَمُوْا وَصَمُّوْا فَاِعْلَانُ الْبَشَآئِرِ لَمْ
تُسْمَعْ وَبَارِقَةُ الْاِنْذَارِ لَمْ تُشَمٖ

٦٧ منکرین حق جان بوجھ کر اندھے ہوگئے باوجودیکہ اس سے پہلے ان کا منجم انہیں یہ خبر دے چکا
تھا کہ ان کا جھوٹا دین اب باقی نہیں رہے گا۔

مِنْ بَعْدِ مَآ اَخْبَرَ الْاَقْوَامَ كَاهِنُهُمْ
بِاَنَّ دِيْنَهُمُ الْمُعْوَجَّ لَمْ يَقُمٖ

٦٨ حضور کے متعلق اپنے کاہنوں سے خبر ملنے کے باوجود وہ اندھے اور بہرے ہوگئے اور انہیں
یقین ہوگیا تھا کہ ان کا ٹیڑھا دین زیادہ دیر قائم نہیں رہ سکے گا۔

وَبَعْدَ مَاعَايَنُوا فِي الْأُفُقِ مِنْ شُهُبٍ
مُنْقَضَّةٍ وَّفْقَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ صَنَمِ

۶۹ انہوں نے آسمان پر شہاب ثاقب ٹوٹتے ہوئے دیکھا اسی طرح زمین پر بتوں کو گرتے ہوئے
دیکھا اس کے باوجود وہ لوگ اندھے اور بہرے رہے۔

حَتّٰى غَدَا عَنْ طَرِيْقِ الْوَحْيِ مُنْهَزِمٌ
مِّنَ الشَّيَاطِيْنِ يَقْفُوْا اِثْرَ مُنْهَزِمِ

۷۰ یہاں تک شیطانوں پر شہاب ثاقب کے ٹوٹنے سے اس قدر زیادہ ٹکڑے پڑے کہ وہ
آسمان کے دروازہ کو چھوڑ کر ایک دوسرے کے پیچھے بھاگنے لگے۔

كَاَنَّهُمْ هَرَبًا اَبْطَالُ اَبْرَهَةٍ
اَوْ عَسْكَرٌ بِالْحَصٰى مِنْ رَّاحَتَيْهِ رُمِيْ

۷۱ شیاطین اس طرح بھاگے کہ جس طرح ابرہہ کی فوج کے بہادر سپاہی بیت اللہ پر حملے کے وقت بھاگے تھے۔
یا وہ کفار کے اس لشکر کی طرح تھے کہ جس پر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں پھینکی تھیں اور وہ بھاگ گئے تھے۔

نَبْذًا بِهٖ بَعْدَ تَسْبِيْحٍ بِبَطْنِهِمَا
نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ اَحْشَاءِ مُلْتَقِمِ

۷۲ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریوں کو اس طرح پھینکا تھا کہ وہ ہاتھوں سے تسبیح پڑھتی ہوئی نکلیں جس
طرح کہ اللہ تعالیٰ نے یونس علیہ السلام کو جب مچھلی کے پیٹ سے باہر پھینکا تو وہ تسبیح پڑھ رہے تھے۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِیْ مُعْجِزَتِہٖ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

جَآءَتْ لِدَعْوَتِہِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَۃً
تَمْشِیْ اِلَیْہِ عَلٰی سَاقٍ بِلَا قَدَمٖ

۷۳ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے پر درخت سجدہ کرتے ہوئے بغیر پاؤں کے اپنی پنڈلیوں پر چلتے ہوئے حاضر ہو گئے۔

کَاَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِّمَا کَتَبَتْ
فُرُوْعُھَا مِنْ بَدِیْعِ الْخَطِّ فِی اللَّقَمٖ

۷۴ درخت جب آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو گویا ان درختوں کے آنے کی وجہ سے زمین پر سیدھی سطریں پڑ گئیں اور ان درختوں کی شاخوں نے ان سطروں کے درمیان خوبصورت خط میں کتابت کر دی۔

مِثْلَ الْغَمَامَۃِ اَنّٰی سَارَ سَآئِرَۃً
تَقِیْہِ حَرَّ وَطِیْسٍ لِّلْھَجِیْرِ حَمٖ

۷۵ وہ درخت اس بادل کی طرح تھے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جہاں وہ تشریف لے جاتے ساتھ چلے چلے جاتے اور سر مبارک پر سایہ کرتے اور آپ کو دوپہر کی تیز دھوپ سے محفوظ رکھتے۔

اَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ اِنَّ لَہٗ
مِنْ قَلْبِہٖ نِسْبَۃً مَّبْرُوْرَۃَ الْقَسَمٖ

۷۶ میں شق ہونے والے چاند کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس چاند کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک سے کچھ نسبت تھی اور میری یہ قسم بھی اَدھ کچی ہے۔

وَمَا حَوَى الْغَارُ مِنْ خَيْرٍ وَّمِنْ كَرَمٍ
وَكُلُّ طَرْفٍ مِّنَ الْكُفَّارِ عَنْهُ عَمِ

۷۷ وہ غار ثور قابل تحسین ہے جس نے خیر یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور کرم یعنی حضرت ابو بکر رض کو چھپنے کے
لیے اس طرح مرتبع فراہم کیا کہ تمام کفار کی آنکھیں اندھی ہو گئیں یعنی وہ آپ کو دیکھ نہ سکے۔

فَالصِّدْقُ فِي الْغَارِ وَالصِّدِّيْقُ لَمْ يَرِمَا
وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا بِالْغَارِ مِنْ اَرِمِ

۷۸ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رض غار میں تھے مگر کفار اس طرح اندھے ہوئے کہ کہنے لگے
کہ غار میں کوئی آدمی نہیں ہے۔

ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوْتَ عَلَى
خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمِ

۷۹ کفار نے خیال کیا کہ اس غار کے منہ پر جس میں حضور چھپے تھے نہ کبوتریاں انڈے دیتیں اور نہ مکڑی جالا
بنتی یعنی اگر حضور اندر ہوتے تو یہ جالا اور انڈے نہ ہوتے۔

وِقَايَةُ اللّٰهِ اَغْنَتْ عَنْ مُّضَاعَفَةٍ
مِنَ الدُّرُوْعِ وَعَنْ عَالٍ مِّنَ الْاُطُمِ

۸۰ اللہ تعالیٰ کی حفاظت نے آپ کو گہری زرہوں اور بلند قلعوں کی پناہ سے بے نیاز کر دیا تھا۔
یعنی اللہ تعالیٰ کا محافظ نہایت مضبوط تھا۔

مَا سَامَنِي الدَّهْرُ ضَيْمًا وَّاسْتَجَرْتُ بِهٖ
اِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِّنْهُ لَمْ يُضَمِ

۸۱ جب سے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے پناہ مانگی ہے زمانے نے مجھے کبھی
تکلیف اور دکھ نہیں دیا اور حضور کی دی ہوئی پناہ ایسی ہے کہ جسے کوئی مغلوب نہیں کر سکتا۔

وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَى الدَّارَيْنِ مِنْ يَدِهٖ
اِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدٰى مِنْ خَيْرِ مُسْتَلِمِ

۸۲ میں نے جب کبھی آپ کے ہاتھ مبارک سے دین و دنیا کی دولت کی خواہش کی تو مجھے ان بہترین ہاتھوں سے جنہیں چوما جاتا ہے سب کچھ مل گیا۔

لَا تُنْكِرِ الْوَحْىَ مِنْ رُؤْيَاهُ اِنَّ لَهٗ
قَلْبًا اِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ لَمْ يَنَمِ

۸۳ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وحی کی حقیقت کا انکار نہ کر جو خواب کی صورت میں تھی۔ کیوں کہ آپ کا دل جاگتا رہتا تھا جبکہ آنکھیں سوئی ہوئی نظر آتی تھیں۔

وَذَاكَ حِيْنَ بُلُوْغٍ مِّنْ نُّبُوَّتِهٖ
فَلَيْسَ يُنْكَرُ فِيْهِ حَالُ مُّحْتَلِمِ

۸۴ اور ان خوابوں کا آنا اس وقت تھا جبکہ حضور نبوت کی بلوغت تک پہنچ چکے تھے۔ پس اس حال میں جبکہ نبوت کا وقت آپہنچا وحی کا انکار کرنے کی کوئی وجہ جواز نہیں۔

تَبَارَكَ اللهُ مَا وَحْيٌ بِمُكْتَسَبٍ
وَلَا نَبِيٌّ عَلٰى غَيْبٍ بِمُتَّهَمِ

۸۵ اللہ کی ذات بڑی برکت والی ہے بھلا وحی کسبی ہو سکتی ہے یعنی وحی کسبی نہیں ہوتی اور نہ کوئی نبی غیب میں متہم ہو سکتا ہے یعنی نبی اللہ ہی کی طرف سے غیب بات بتاتا ہے۔

كَمْ اَبْرَاَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهٗ
وَاَطْلَقَتْ اَرِبًا مِّنْ رِّبْقَةِ اللَّمَمِ

۸۶ کتنی مرتبہ آپ کے ہاتھوں نے مریضوں کو چھو کر اچھا کر دیا اور دیوانوں کو قید جنوں سے رہا کر دیا۔ اور کتنی بار گمراہوں کو ہدایت ملی۔

وَاَحْیَتِ السَّنَۃَ الشَّھْبَآءَ دَعْوَتُہٗ
حَتّٰی حَکَتْ غُرَّۃً فِی الْاَعْصُرِ الدُّھُمِ

آپ کی دعا نے خشک سالی کو نئی حیات بخشی دی یہاں تک وہ سال نہایت سرسبز زمانوں کی پیشانی
٨٧ میں نمایاں ہوگیا۔

بِعَارِضٍ جَادَ اَوْخِلْتَ الْبِطَاحَ بِھَا
سَیْبًا مِّنَ الْیَمِّ اَوْ سَیْلًا مِّنَ الْعَرِمِ

وہ بادل اس قدر زور سے برسا یہاں تک کہ وادیاں دریا کی مانند ہوگئیں یا ایسا معلوم ہوا کہ عرم
٨٨ کا سیلاب یہاں آگیا ہے۔

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ فِیْ شَرَفِ الْقُرْاٰنِ وَمَدْحِہٖ

دَعْنِیْ وَوَصْفِیْ اٰیَاتٍ لَّہٗ ظَھَرَتْ
ظُھُوْرَ نَارِ الْقِرٰی لَیْلًا عَلٰی عَلَمِ

اے دوست مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ان معجزات میں مشغول رہنے دے کہ جو اس طرح ظاہر
٨٩ اور روشن ہیں کہ جس طرح مہمانی کی آگ رات کے وقت بلندی کوہ کو روشن ہوتی ہے۔

فَالدُّرُّ یَزْدَادُ حُسْنًا وَّھُوَ مُنْتَظِمٌ
وَلَیْسَ یَنْقُصُ قَدْرًا غَیْرَ مُنْتَظِمِ

بکھرے ہوئے موتیوں کی قدر و قیمت پھر بھی کم نہیں ہوتی اگر انہی موتیوں کو ہار میں پرو دیا جائے
٩٠ تو ان کی زیبائش بڑھ جاتی ہے۔

فَمَا تَطَاوَلَ آمَالُ الْمَدِيحِ إِلَى
مَا فِيهِ مِنْ كَرَمِ الْأَخْلَاقِ وَالشِّيَمِ

۹۱ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے اخلاق حسنہ اور شمائل اتنے اچھے ہیں کہ وہاں تک مدح سرائی کی امیدیں رسائی حاصل نہیں کر سکتیں۔

آيَاتُ حَقٍّ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَةٌ
قَدِيمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوفِ بِالْقِدَمِ

۹۲ قرآنی آیات جنہیں اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے حق میں وہ بلحاظ تلفظ اور نزول کے حادث ہیں اور باعتبار اللہ کی صفت کے قدیم ہیں۔

لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَّهِيَ تُخْبِرُنَا
عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَّعَنْ إِرَمِ

۹۳ وہ آیات قرآن کسی زمانے سے ہرگز مقید نہیں ہیں بلکہ ہمیں عالم آخرت اور قوم عاد اور قبیلہ ارم کی خبر دیتی ہیں۔

دَامَتْ لَدَيْنَا فَفَاقَتْ كُلَّ مُعْجِزَةٍ
مِّنَ النَّبِيِّينَ إِذْ جَاءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

۹۴ یہ آیات مبارکہ ہمیشہ کے لیے ہمارے پاس موجود ہیں پس وہ تمام معجزوں پر جو پہلے پیغمبروں کو ملے تھے فوقیت رکھتی ہیں کیوں کہ جب ان کے معجزے ظاہر ہوئے تو وہ بعد میں نہ رہے۔

مُحَكَّمَاتٌ فَمَا يُبْقِينَ مِنْ شُبَهٍ
لِذِي شِقَاقٍ وَّلَا يَبْغِينَ مِنْ حَكَمِ

۹۵ وہ آیات محکم ہیں اور ان میں کسی دوسرے فریق کے لیے شک کی گنجائش نہیں اور نہ وہ بذات خود کسی دوسرے حکم کی محتاج ہیں۔

مَا حُورِبَتْ قَطُّ اِلَّا عَادَ مِنْ حَرَبٍ
اَعْدَی الْاَعَادِیْ اِلَیْهَا مُلْقِیَ السَّلَمِ

ان آیات کا جب کسی نے مقابلہ کرنا چاہا تو وہ خود ہی ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہوا۔ اور عاجز ہو کر
۹۶ گردن تسلیم خم ہوا۔

رَدَّتْ بَلَاغَتُهَا دَعْوٰی مُعَارِضِهَا
رَدَّ الْغَیُوْرِ یَدَ الْجَانِیْ عَنِ الْحَرَمِ مَعًا

ان آیات کی بلاغت نے اپنے مدمقابل کے دعویٰ کو اس طرح رد کر دیا کہ جس طرح کوئی غیرت
۹۷ مند انسان کسی بدکردار کو اپنے حرم میں داخل ہونے سے روکتا ہے۔

لَهَا مَعَانٍ کَمَوْجِ الْبَحْرِ فِیْ مَدَدٍ
وَفَوْقَ جَوْهَرِهٖ فِی الْحُسْنِ وَالْقِیَمِ

آیات قرآنی اپنے اندر کئی معانی رکھتی ہیں جو سمندر کی لہروں کی طرح ایک دوسرے کی معاون اور مددگار
۹۸ ہیں اور یہ معانی اپنے حسن و جمال اور قدر و قیمت کے اعتبار سے سمندر کے موتیوں سے بڑھ کر ہیں۔

فَلَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی عَجَائِبُهَا
وَلَا تُسَامُ عَلَی الْاِکْثَارِ بِالسَّامِ

اس لیے کہ ان آیات قرآن کے عجائبات گنے نہیں جا سکتے اور نہ جمع کئے جا سکتے ہیں۔ اور قرآنی
۹۹ آیات کی کثرت سے تلاوت کرنے کے باوجود طبیعت نہیں اکتاتی۔

قَرَّتْ بِهَا عَیْنُ قَارِیْهَا فَقُلْتُ لَهٗ
لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللّٰهِ فَاعْتَصِمِ

ان آیات کو پڑھنے والے کی آنکھ ٹھنڈی ہو گئی تو میں نے اس سے کہا کہ اللہ کی رسی تو پکڑنے
۱۰۰ میں کامیاب ہو گیا پس اسے مضبوطی سے پکڑے رکھ۔

اِنْ تَتْلُهَا خِيفَةً مِّنْ حَرِّ نَارِ لَظًى
اَطْفَأْتَ حَرَّ لَظًى مِنْ وِّرْدِهَا الشَّبِمِ

اگر تو دوزخ کی آگ سے بچنے کے لیے ان آیتوں کو پڑھے گا تو بے شک ان آیات کے ٹھنڈے
اثرات سے دوزخ کی آگ بجھ جائے گی۔ ۱۰۱

كَأَنَّهَا الْحَوْضُ تَبْيَضُّ الْوُجُوهُ بِهِ
مِنَ الْعُصَاةِ وَقَدْ جَاءُوهُ كَالْحُمَمِ

گویا آیات قرآنیہ حوض کوثر ہیں جس سے قیامت کے روز گنہگاروں کے چہرے روشن ہو جائیں گے
حالانکہ حوض پر آنے سے پہلے وہ کوئلوں کی طرح کالے ہوں گے۔ ۱۰۲

وَكَالصِّرَاطِ وَكَالْمِيزَانِ مَعْدِلَةً
فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

قرآنی آیات عدل کرنے میں پل صراط اور میزان کی مانند ہیں اور ان کے بغیر لوگوں میں عدل
قائم نہیں ہو سکتا۔ ۱۰۳

لَا تَعْجَبَنْ لِحَسُودٍ رَاحَ يُنْكِرُهَا
تَجَاهُلًا وَّهُوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

اگر کوئی حسد کی بنا پر ذہن اور فہم رکھنے کے باوجود انکار کرتا ہے تو وہ جہالت کی وجہ سے انکار
نہیں کرتا بلکہ عناد کی بنا پر انکار کرتا ہے۔ ۱۰۴

قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَّمَدٍ
وَيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمِ

بسا اوقات آنکھ آشوب چشم کی وجہ سے سورج کی روشنی کو برا سمجھنے لگتی ہے اور کبھی منہ
بیماری کے باعث پانی کے مزے کو محسوس نہیں کرتا۔ ۱۰۵

اَلفَصْلُ السَّابِعُ فِیْ اَسْرَائِہٖ وَ مِعْرَاجِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

یَا خَیْرَ مَنْ یَّمَّمَ الْعَافُوْنَ سَاحَتَہٗ
سَعْیًا وَّفَوْقَ مُتُوْنِ الْاَیْنُقِ الرُّسُمِ

اے سب سے اچھے سخی جس کے دربار میں اہل حاجت پیادہ اور تیز رفتار اونٹوں پر بیٹھ کر
۱۰۶ چلے آتے ہیں۔

وَمَنْ ھُوَ الْاٰیَۃُ الْکُبْرٰی لِمُعْتَبِرٍ
وَّمَنْ ھُوَ النِّعْمَۃُ الْعُظْمٰی لِمُغْتَنِمِ

اور اے وہ ذات جو عبرت حاصل کرنے والے کے لیے بڑی نشانی ہے اور اے وہ
۱۰۷ ذات جو غنیمت جاننے والے کے لیے سب سے بڑی نعمت ہے۔

سَرَیْتَ مِنْ حَرَمٍ لَّیْلًا اِلٰی حَرَمٍ
کَمَا سَرَی الْبَدْرُ فِیْ دَاجٍ مِّنَ الظُّلَمِ

آپ نے رات کے کچھ حصے میں حرم مکہ سے بیت المقدس تک سفر کیا جیسا کہ چودھویں
۱۰۸ رات کا چاند اندھیری رات میں چلتا ہے۔

وَبِتَّ تَرْقٰی اِلٰی اَنْ نِلْتَ مَنْزِلَۃً
مِّنْ قَابَ قَوْسَیْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

آپ رات ہی رات میں اوپر کی طرف پرواز کرتے گئے یہاں تک کہ قاب قوسین کا بلند
۱۰۹ مقام پا لیا جہاں آج تک نہ کوئی پہنچا ہے اور نہ پہنچے گا۔

وَقَدَّمَتْكَ جَمِيعُ الْاَنْبِيَاءِ بِهَا

وَالرُّسُلِ تَقْدِيمَ مَخْدُومٍ عَلٰی خَدَمِ

۱۱۰ بیت المقدس میں تمام نبیوں اور رسولوں نے آپ کو اپنا امام بنایا جس طرح کہ آقا اپنے خادموں
کا پیشوا بنایا جاتا ہے۔

وَاَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ

فِيْ مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيْهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

۱۱۱ آپ نے ساتوں آسمانوں کا سفر پیغمبروں میں گزرتے ہوئے طے کیا اور آپ کے ساتھ
جو فرشتے تھے آپ ان سب کے سردار تھے۔

حَتّٰی اِذَا لَمْ تَدَعْ شَاْوًا لِّلْمُسْتَبِقِ

مِنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًى لِّمُسْتَلِمِ

۱۱۲ آپ بڑھتے بڑھتے اس مقام تک پہنچے کہ کسی دوسرے آگے بڑھنے والے کے لیے کوئی
درجہ قرب نہ رہا اور نہ کسی اور چڑھنے والے کے لیے کوئی اور جگہ باقی رہی۔

خَفَضْتَ كُلَّ مَقَامٍ بِالْاِضَافَةِ اِذْ

نُوْدِيْتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

۱۱۳ آپ نے اپنے خداداد مقام کی وجہ سے تمام انبیاء علیہم السلام کے مقامات کو پست کر دیا۔
کیوں کہ شب معراج میں آپ مثل علم مفرد پکارے گئے۔

كَيْمَا تَفُوْزَ بِوَصْلٍ اَيِّ مُسْتَتِرٍ

عَنِ الْعُيُوْنِ وَسِرٍّ اَيِّ مُكْتَتِمِ

۱۱۴ آپ قرب کے اتنے مقام پر اس لیے بلائے گئے کہ وصل کی نعمت سے بہرہ ور ہوں
جو لوگوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہے اور اس راز سے آگاہ ہوں جسے کوئی نہیں جانتا۔

فَحُزْتَ کُلَّ فَخَارٍ غَیْرَ مُشْتَرَکٍ
وَجُزْتَ کُلَّ مَقَامٍ غَیْرَ مُزْدَحَمٍ

۱۱۵ پس آپ نے ہر ایک فضیلت بغیر کسی اور کی شرکت کے حاصل کر لی اور ہر بلند مقام سے بغیر کسی
مزاحمت کے گزر گئے۔

وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّیتَ مِنْ رُتَبٍ
وَعَزَّ اِدْرَاکُ مَا اُولِیتَ مِنْ نِعَمٍ

۱۱۶ اور آپ جن مراتب کے مالک بنائے گئے وہ بہت قدر والے ہیں اور جن نعمتوں سے آپ
نوازے گئے ان کا ادراک بہت مشکل ہے۔

بُشْرٰی لَنَا مَعْشَرَ الْاِسْلَامِ اِنَّ لَنَا
مِنَ الْعِنَایَةِ رُکْنًا غَیْرَ مُنْهَدِمٍ

۱۱۷ اے اسلام کے گروہ ہمارے لیے بہت بڑی بشارت ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت
سے ہمیں شریعت کا وہ ستون میسر آگیا ہے جو کبھی گرنے والا نہیں۔

لَمَّا دَعَی اللّٰهُ دَاعِیْنَا لِطَاعَتِهٖ
بِاَکْرَمِ الرُّسُلِ کُنَّا اَکْرَمَ الْاُمَمِ

۱۱۸ جب اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جو ہمیں اللہ کی اطاعت کی طرف بلاتے ہیں
اکرم الرسل کہہ کر پکارا تو ہم افضل امت قرار دیے گئے۔

اَلۡفَصۡلُ النَّامِنۡ فِیۡ جِھَادِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمۡ

رَاعَتۡ قُلُوۡبَ الۡعِدٰی اَنۡبَآءُ بِعۡثَتِہٖ
کَنَبۡاَۃٍ اَجۡفَلَتۡ غُفۡلًا مِّنَ الۡغَنَمِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی خبروں نے دشمنوں کے دلوں کو اس طرح خوف زدہ کر دیا جس
طرح کہ شیر کی آواز بے خبر بکریوں کے ریوڑ کو ڈرا دیتی ہے۔ ١١٩

مَازَالَ یَلۡقَاھُمۡ فِیۡ کُلِّ مُعۡتَرَکٍ
حَتّٰی حَکَوۡا بِالۡقَنَا لَحۡمًا عَلٰی وَضَمِ

حضور ہر ایک میدان جنگ میں کافروں سے لڑتے رہے حتیٰ کہ وہ کافر نیزے لگنے سے
اس گوشت کی مانند ہو گئے جو قصاب کے تختہ پر پڑا ہوتا ہے۔ ١٢٠

وَدُّوا الۡفِرَارَ فَکَادُوۡا یَغۡبِطُوۡنَ بِہٖ
اَشۡلَآءَ شَالَتۡ مَعَ الۡعِقۡبَانِ وَالرَّخَمِ

کفار بھاگنے کا ارادہ رکھتے تھے پس قریب تھا کہ وہ بھاگنے کی بنا پر ان اعضاء پر رشک کرتے
جنہیں مردار خور جانور اور گدھ اوپر لے اڑتے۔ ١٢١

تُمۡضِی اللَّیَالِیۡ وَلَایَدۡرُوۡنَ عِدَّتَھَا
مَالَمۡ تَکُنۡ مِنۡ لَیَالِی الۡاَشۡھُرِ الۡحُرُمِ

جب تک حرمت والے مہینوں کی راتیں نہ آ جاتیں راتیں گزرتی رہتیں مگر کافر انہیں شمار
کرنا نہیں جانتے تھے۔ ١٢٢

كَاَنَّمَا الدِّيْنُ ضَيْفٌ حَلَّ سَاحَتَهُمْ

بِكُلِّ قَرْمٍ اِلٰى لَحْمِ الْعِدٰى قَرِمِ

گویا اسلام ایک مہمان ہے جو ایسے بہادروں اور سرداروں کو لے کر کافروں کے صحن میں اترا

جن میں سے ہر ایک سردار دشمنوں کے گوشت کھانے کا خواہشمند تھا۔ ۱۴۳

يَجُرُّ بَحْرَ خَمِيْسٍ فَوْقَ سَابِحَةٍ

يَرْمِيْ بِمَوْجٍ مِّنَ الْاَبْطَالِ مُلْتَطِمِ

اسلام ایک ایسا لشکر لایا جس کے بہادر سپاہی خوش رفتار گھوڑوں پر میدان جنگ میں آئے اور

وہ لشکر ایسے دشمنوں کی فوج سے ایسے ٹکرایا جیسے دریا کی موجیں آپس میں ٹکراتی ہیں۔ ۱۴۴

مِنْ كُلِّ مُنْتَدِبٍ لِّلّٰهِ مُحْتَسِبٍ

يَسْطُوْ بِمُسْتَاْصِلٍ لِّلْكُفْرِ مُصْطَلِمِ

اس لشکر کا ہر ایک بہادر اللہ تعالیٰ کے حکم کا تابع ہے اپنے جہاد کے ثواب کی امید اللہ سے

رکھتا ہے وہ ایسی تلوار سے حملہ کرتا ہے جو کفر کو جڑ سے کاٹنے والی اور برباد کرنے والی ہے۔ ۱۴۵

حَتّٰى غَدَتْ مِلَّةُ الْاِسْلَامِ وَهِيَ بِهِمْ

مِنْ بَعْدِ غُرْبَتِهَا مَوْصُوْلَةَ الرَّحِمِ

اسلام کے بہادر یہاں تک لڑتے رہے کہ ملت اسلام جس کا وجود ان صحابہ کی وجہ سے تھا

اپنی غربت اور کمزوری کے بعد اپنے غم خوار بھائیوں سے ملنے والی ہوگئی۔ ۱۴۶

مَكْفُوْلَةً اَبَدًا مِّنْهُمْ بِخَيْرِ اَبٍ

وَخَيْرِ بَعْلٍ فَلَمْ تَيْتَمْ وَلَمْ تَئِمِ

ملت اسلامیہ ان بہادر صحابہ کرام کی وجہ سے بہترین باپ اور بہترین شوہر کے ذریعے سے

ہمیشہ ہمیشہ کے لیے محفوظ ہوگئی اب نہ وہ کبھی یتیم ہوگی اور نہ بیوہ۔ ۱۴۷

هُمُ الْجِبَالُ فَسَلْ عَنْهُمْ مُصَادِمَهُمْ
مَاذَا رَاٰى مِنْهُمُ فِيْ كُلِّ مُصْطَدَمِ

۱۲۸ وہ صحابہ کرام پہاڑ کی مانند ہیں ان کے بارے میں ان کے دشمنوں سے دریافت کرے کہ میدان جنگ
میں انہوں نے ان کے بارے میں کیا کیا دیکھا۔

وَسَلْ حُنَيْنًا وَّسَلْ بَدْرًا وَّسَلْ اُحُدًا
فُصُوْلُ حَتْفٍ لَّهُمْ اَدْهٰى مِنَ الْوَخَمِ

۱۲۹ اگر تمہیں اعتبار نہیں تو حنین بدر احد میں شامل ہونے والوں سے پوچھ لے کہ ان کافروں کی موت
جیسے طاعون وغیرہ کی بیماری سے کتنی زیادہ شدید تھی۔

اَلْمُصْدِرِى الْبِيْضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ
مِنَ الْعِدٰى كُلَّ مُسْوَدٍّ مِّنَ اللِّمَمِ

۱۳۰ اسلام کے بہادر صحابہ کرامؓ اپنی چمکتی ہوئی تلواریں دشمنوں کے لمبے لمبے سیاہ بالوں پر مارنے کے
بعد خون سے رنگی ہوئی واپس لاتے تھے۔

وَالْكَاتِبِيْنَ بِسُمْرِ الْخَطِّ مَا تَرَكَتْ
اَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَيْرَ مُنْعَجِمِ

۱۳۱ اسلام کے بہادر جنگجو سپاہی اپنے خطی نیزوں سے لکھتے تھے کہ ان قلموں نے دشمنوں کے
جسم کا کوئی حرف یعنی عضو بغیر نقطے یعنی زخم کے رہنے نہیں دیا۔

شَاكِى السِّلَاحِ لَهُمْ سِيْمَا تُمَيِّزُهُمْ
وَالْوَرْدُ يَمْتَازُ بِالسِّيْمَا مِنَ السَّلَمِ

۱۳۲ یہ بہادران اسلام پوری طرح مسلح تھے جن کے لیے ایک خاص نشان تھا جو انہیں دوسروں
سے ممتاز کرتا تھا جس طرح گلاب کیکر کے درخت سے ممتاز ہوتا ہے۔

تُهْدِیْ اِلَیْكَ رِیَاحُ النَّصْرِ نَشْرَهُمْ
فَتَحْسَبُ الزَّهْرَ فِی الْاَکْمَامِ کُلَّ کَمِیْ

نصرت الٰہی کی وہ ہوائیں ان بہادر مجاہدوں کی خوشبو کا تحفہ تیری طرف بھیجتی ہے پس تو ایسا خیال کرے گا
١٣٣ کہ ہر مجاہد اپنے غلافوں میں ایک طرح کا شگوفہ ہے۔

کَاَنَّهُمْ فِیْ ظُهُوْرِ الْخَیْلِ نَبْتُ رُبًا
مِنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شِدَّةِ الْحُزُمِ

وہ مجاہدین اسلام گھوڑوں کی پشتوں پر گویا ٹیلوں کی سبز گھاس تھے جس کی وجہ سے وہ اپنی
١٣٤ سواری پر ہوشیار تھے نہ کہ گھوڑوں کی پیٹھ پر زین کا خوب کسا جانا۔

طَارَتْ قُلُوْبُ الْعِدٰی مِنْ بَاْسِهِمْ فَرَقًا
فَمَا تُفَرِّقُ بَیْنَ الْبَهْمِ وَ الْبُهُمِ

دشمنوں کے دل ان مجاہدین کے حملوں کی وجہ سے خوف زدہ ہو گئے۔ پس وہ بکری کے بچوں
١٣٥ اور بہادر مجاہدین میں تمیز نہ کر پاتے تھے۔

وَمَنْ تَکُنْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ نُصْرَتُهٗ
اِنْ تَلْقَهُ الْاُسْدُ فِیْ اٰجَامِهَا تَجِمِ

اور جس شخص کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید و نصرت ہو اگر اس کے سامنے جنگلوں کے شیر بھی
١٣٦ آجائیں تو وہ خوف کی وجہ سے خود بخود بھاگ جائیں گے۔

وَلَنْ تَرٰی مِنْ وَّلِیٍّ غَیْرِ مُنْتَصِرٍ
بِهٖ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَیْرِ مُنْقَصِمِ

اور تو ہرگز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی دوست نہیں دیکھے گا کہ جو آپ کی مدد سے فتح مند
١٣٧ نہ ہوا اور آپ کا مخالف کوئی ایسا نہ ہوگا جو شکستہ حال نہ ہو۔

أَحَلَّ أُمَّتَهُ فِي حِرْزِ مِلَّتِهِ
كَاللَّيْثِ حَلَّ مَعَ الْأَشْبَالِ فِي أَجَمِ

۱۲۸ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمّت کو ایک مضبوط قلعہ میں لے لیا ہے جس طرح کہ جنگل کا شیر اپنے بچوں کو اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے۔

كَمْ جَدَّلَتْ كَلِمَاتُ اللهِ مِنْ جَدِلٍ
فِيهِ وَكَمْ خَصَمَ الْبُرْهَانُ مِنْ خَصِمِ

۱۲۹ قرآن پاک نے بارہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جھگڑنے والوں کو نیچا دکھایا اور بعض اوقات معجزات نے بدترین دشمنوں کو مغلوب کر دیا۔

كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِي الْأُمِّيِّ مُعْجِزَةً
فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالتَّأْدِيبِ فِي الْيُتُمِ

۱۴۰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ جاہلیت میں امی ہو کر عالم ہونا اور یتیم رہ کر صاحب ادب ہونا یقینی معجزہ ہے۔

اَلْفَصْلُ التَّاسِعُ فِي التَّوَسُّلِ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ

خَدَمْتُهُ بِمَدِيحٍ أَسْتَقِيلُ بِهِ
ذُنُوبَ عُمْرٍ مَضَى فِي الشِّعْرِ وَالْخِدَمِ

۱۴۱ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں یہ نذرانۂ عقیدت اس لیے پیش کیا ہے کہ میں اس کے ذریعے اپنی عمر بھر کے ان گناہوں کو معاف کروا لوں جو شعر و شاعری اور امراء کی ملازمت میں سرزد ہوئے ہیں۔

إِذَا قَلَّدَانِیَ مَا تَخْشٰی عَوَاقِبُهٗ
كَأَنَّنِیْ بِهِمَا هَدْیٌ مِّنَ النَّعَمِ

۱۴۲ کیوں کہ شاعری اور شاہی ملازمت نے میرے گلے میں ایک ایسے امر کو بطور قلادہ کے ڈال دیا ہے
جس کے برے نتائج سے ڈر لگتا ہے گویا کہ میں ان دونوں کے ساتھ قربانی کا اونٹ ہوں۔

أَطَعْتُ غَیَّ الصِّبَا فِی الْحَالَتَیْنِ وَمَا
حَصَلْتُ إِلَّا عَلَی الْاٰثَامِ وَالنَّدَمِ

۱۴۳ میں شاعری اور ملازمت کی حالت میں جوانی کے دور میں جہالت کے تابع رہا اور مجھے گناہوں
اور پشیمانی کے سوا کچھ نہ حاصل ہوا اور اس سے مجھے گناہوں اور ندامت کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا۔

فَیَا خَسَارَةَ نَفْسِیْ فِیْ تِجَارَتِهَا
لَمْ تَشْتَرِ الدِّیْنَ بِالدُّنْیَا وَلَمْ تَسُمِ

۱۴۴ اے لوگو میرے نفس کی تجارت کے خسارے کو دیکھو کہ اس نے نہ تو دنیا کے عوض میں دین خریدا اور
نہ اس کے خریدنے کا ارادہ کیا۔

وَمَنْ یَّبِعْ اٰجِلًا مِّنْهُ بِعَاجِلِهٖ
یَبِنْ لَهُ الْغَبْنُ فِیْ بَیْعٍ وَّفِیْ سَلَمِ

۱۴۵ جس شخص نے اپنی آخرت کو دنیا کے بدلے میں بیچ ڈالا تو کچھ شک نہیں کہ اس نے بیع اور
سلم میں بہت بڑا نقصان اٹھایا ہے۔

إِنْ اٰتِ ذَنْبًا فَمَا عَهْدِیْ بِمُنْتَقِضٍ
مِنَ النَّبِیِّ وَلَا حَبْلِیْ بِمُنْصَرِمِ

۱۴۶ اگرچہ میں گناہوں کا مرتکب ہوا ہوں تاہم میرا جو عہد و پیمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے
وہ ٹوٹنے والا نہیں اور نہ میری امید کی رسی کٹ جانے والی ہے۔

فَاِنَّ لِیْ ذِمَّۃً مِّنْہُ بِتَسْمِیَتِیْ
مُحَمَّدًا وَّ ھُوَ اَوْفَی الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

۱۴۷ بے شک میرا نام محمد ہونے کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک خاص نسبت وعدہ رکھتا ہے اور آپ تمام دنیا میں سب سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والے ہیں۔

اِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْ مَعَادِیْ اٰخِذًا بِیَدِیْ
فَضْلًا وَّ اِلَّا فَقُلْ یَا زَلَّۃَ الْقَدَمِ

۱۴۸ اگر عالم عقبیٰ میں ازراہ مہربانی درمیان مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دستگیری میسر نہ آئی تو پھر مجھے کہنا چاہیے ہائے لغزش قدم اور اگر آپ نے میری دستگیری کی تو مجھے کہنا چاہیے ثبات قدم کی

حَاشَاہُ اَنْ یُّحْرَمَ الرَّاجِیْ مَکَارِمَہٗ
اَوْ یَرْجِعَ الْجَارُ مِنْہُ غَیْرَ مُحْتَرَمِ

۱۴۹ یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ کی ذات اقدس سے فیض وکرم کی امید لگانے والا محروم رہ جائے یا آپ کے دامان رحمت میں پناہ لینے والا بے احترام واپس آ جائے۔

وَمُنْذُ اَلْزَمْتُ اَفْکَارِیْ مَدَائِحَہٗ
وَجَدْتُّہٗ لِخَلَاصِیْ خَیْرَ مُلْتَزِمِ

۱۵۰ میں جب سے اپنے افکار کو حضور علیہ السلام کی نعت کے لیے وقف کر دیا ہے تب سے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نجات کا معاون پایا ہے۔

وَلَنْ یَّفُوْتَ الْغِنٰی مِنْہُ یَدًا تَرِبَتْ
اِنَّ الْحَیَا یُنْبِتُ الْاَزْھَارَ فِی الْاُکَمِ

۱۵۱ اور آپ کی سخاوت کسی محتاج کے ہاتھ کو خالی نہیں رہنے دیتی کیوں کہ بارش ٹیلوں پر بھی سبزے کو اگا دیتی ہے۔

وَلَمْ اُرِدْ زَهْرَةَ الدُّنْيَا الَّتِي اقْتَطَفَتْ
يَدَا زُهَيْرٍ بِمَا اَثْنٰى عَلٰى هَرِمِ

۱۵۲ میں اس قصیدہ سے دنیاوی مال کا خواہش مند نہیں جو زہیر نے ہرم بن سنان کی مدح سے
حاصل کیا بلکہ آخرت میں حضور کی شفاعت کا خواہاں ہوں۔

اَلْفَصْلُ الْعَاشِرُ فِي الْمُنَاجَاتِ وَعَرْضُ الْحَالُ

يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَالِيْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ
سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمِمِ

۱۵۳ اے سب سے مکرم حادثات کے وقت میرے پاس کوئی اور نہیں جس کے پاس جاکر پناہ لوں یعنی
قیامت کو آپ ہی کے دامن میں پناہ ملے گی۔

وَلَنْ يُّضِيْقَ رَسُوْلَ اللهِ جَاهُكَ بِيْ
اِذَا الْكَرِيْمُ تَجَلّٰى بِاسْمِ مُنْتَقِمِ

۱۵۴ قیامت کے روز جب اللہ تعالیٰ منتقم کی صفت میں جلوہ گر ہوگا آپ کے مرتبے کی وسعت
میرا ضرور خیال رکھے گی۔

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

۱۵۵ دنیا و آخرت کی بخشش آپ ہی کی وجہ سے معرض وجود میں آئیں اور لوح و قلم کا علم آپ
صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا حصہ ہے۔

يَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِي مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ
إِنَّ الْكَبَائِرَ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

۱۵۶ اے نفس اس خیال سے کہ تیرے گناہ بڑے ہیں ناامید نہ ہو کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی بخشش کے
آگے بڑے گناہ مثل چھوٹے گناہوں کے ہیں۔

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّي حِينَ يَقْسِمُهَا
تَأْتِي عَلَى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقِسَمِ

۱۵۷ امید ہے کہ میرے رب کی رحمت جب آخرت میں تقسیم کی جائے گی تو وہ ضرور گناہوں کی مقدار
کے برابر ہی حصے میں آئے گی۔

يَا رَبِّ وَاجْعَلْ رَجَائِي غَيْرَ مُنْعَكِسٍ
لَدَيْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِي غَيْرَ مُنْخَرِمِ

۱۵۸ اے میرے پروردگار جو امید میں نے تیرے ساتھ وابستہ کی ہوئی ہے اسے رد نہ کر اور میرے
یقین کو جو تیری رحمت سے متعلق ہے پورا کر دے۔

وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِي الدَّارَيْنِ إِنَّ لَهُ
صَبْرًا مَتَى تَدْعُهُ الْأَهْوَالُ يَنْهَزِمِ

۱۵۹ اے میرے اللہ دونوں جہان میں اپنے بندہ پر مہربانی کر کیوں کہ صبر و برداشت کی تو یہ حالت
ہے کہ خوف اسے مقابلہ کی دعوت دیتا ہے تو وہ بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔

وَأْذَنْ لِسُحْبِ صَلٰوةٍ مِّنْكَ دَائِمَةً
عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍّ وَّمُنْسَجِمِ

۱۶۰ اے میرے اللہ اپنی رحمت کے بادلوں کو حکم دے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت
کی بارش کریں اور ہمیشہ برستے رہیں۔

ثُمَّ الرِّضَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَّعَنْ عُمَرٍ
وَّعَنْ عَلِيٍّ وَّعَنْ عُثْمَانَ ذِي الْكَرَمِ

١٦١ پھر راضی ہو اللہ ان سے جو حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ جو عزت
والے ہیں۔

وَالْآلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِينَ لَهُمْ
أَهْلِ التُّقٰى وَالنُّقٰى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

١٦٢ اور رحمت کے بادل ہمیشہ صحابہ کرام تابعین تبع تابعین اہل تقویٰ اور پاکباز اور صاحب علم و
کرم پر برستے رہیں۔

مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيحُ صَبًا
وَأَطْرَبَ الْعِيسَ حَادِي الْعِيسِ بِالنَّغَمِ

١٦٣ اور یہ رحمت ان پر اس وقت ہوتی رہے جب تک کہ درخت بان کی شاخیں بادِ صبا سے
ملتی رہیں اور حدی خوان سواری کے اونٹوں کو سریلے نغموں سے سرور میں لاتا رہے۔

فَاغْفِرْ لِنَاشِرِهَا وَاغْفِرْ لِقَارِئِهَا
سَأَلْتُكَ الْخَيْرَ يَا ذَا الْجُودِ وَالْكَرَمِ

١٦٤ اے اللہ تو صاحب جود و کرم ہے تجھ سے دعا کرتے ہیں اس قصیدہ کے مصنف اور
پڑھنے والوں کو بخشش دے۔